سوموار | 8 دسمبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 274 | سوموار 7 شعبان - 1418ھ 8 فتح 1376ش 8 دسمبر 1997ء

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے بارے میں خصوصی دعاؤں کی تحریک

ربوہ: 6 دسمبر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی صحت کے بارے میں محترم کرنل (ر) ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال نے اطلاع دی ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو جمعرات 4 دسمبر 1997ء کی شب سانس کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو سانس کے ساتھ دل کی بھی تکلیف تھی۔ جمعہ کے دن طبیعت بہتر رہی۔ مگر جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور سخت بے چینی رہی۔ آج ہفتہ کے دن دوپہر بارہ بجے تک طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب بھی اسلام آباد سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو دیکھنے تشریف لائے۔

جملہ احباب کرام سے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی شفایابی اور کامل صحت عطا ہونے کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے مولا کریم اپنے فضل سے اس نافع الناس اور قیمتی وجود کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کام کرنے والی طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بات اچھی طرح پر اپنے ذہن نشین کر لو کہ جب تک یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم میں سکونت کرے اور خدا تعالیٰ کے آثار تم میں ظاہر ہوں۔ اس وقت تک شیطانی حکومت کا عمل دخل موجود ہے۔ شیطان، جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول امل، ریا اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ، صبر، محویت، فنا فی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔ انسان ان دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔ پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے۔ وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرت رشید سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور خدا ہی میں اپنی راحت، تسلی اور اطمینان کو پاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 417)

خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی توفیق مانگو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"انسان کے لئے ایک کھلا اور صاف رستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے اور وہ رستہ ہے ایسا کہ جس پر چل کر انسان بلا روک ٹوک بلا خدشہ۔ بلا کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے بلا ناامیدی کے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس تک پہنچنا انسان کی پیدائش کا مقصد ہے لیکن اگر اسے کوئی دقت پیش آتی ہے۔ اگر کسی مشکل سے سامنا ہوتا ہے تو وہ اس کے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے ناکامی اس لئے نہیں ہوتی کہ خدا نے اسے رستہ غلط بتایا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ خود غلط رستہ پر چلتا ہے۔ وہ نامراد اس لئے نہیں رہتا کہ اس کے لئے عمدہ تدبیر نہیں۔ تدبیر تو ہے مگر وہ غلط تدبیر اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دکھ میں اس لئے نہیں پڑتا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ علاج ہے لیکن وہ غلط علاج شروع کر دیتا ہے۔

اگر صحیح طریق اختیار کیا جائے تو کبھی ناامیدی نہیں ہو سکتی پس کامیاب ہونے کے لئے صحیح راستہ کی تلاش کی جائے۔ اور وہ صحیح راستہ سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہی انسان گر جائے نہیں مل سکتا۔ کہتے ہیں دعا مفید چیز ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ واقعی دعا نہایت ہی عمدہ اور مفید چیز ہے مگر بعض دفعہ دعا کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ انسان بارہا سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی سہارا نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان مشکلات سے گذر جائے۔ مگر اس کو کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ وہ جانتا ہے کہ دعا ایک کارگر چیز ہے مگر سستی اسے ادھر متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ پس دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ جب انسان خدا کے حضور گر پڑے تو اس کو دعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ جب دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے تو جب وہ دعا کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ تو اس مقصد کے لئے کیوں دعا نہیں کر سکتا۔ جو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے لئے ذرائع ہوتے ہیں۔ دعا کے لئے جوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جوش پیدا کرنے کے لئے زبان ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے جب انسان اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے اور یہی بات ہے جس کو (-) میں ادا کیا گیا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جب انسان اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے تو خدا کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور اسے درد اور اضطراب کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور دعا کرنے کی سچی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم اس کے انعامات کے وارث ہو سکیں۔ اور ہر قسم کی مشکلات سے بچ جائیں۔

(از خطبہ 17- جنوری 1919ء)

ooo

ایک احمدی طالبعلم کے لئے صدارتی اعزاز سبقت اور میڈل ایوارڈ

○ مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب ابن مکرم ظفر اللہ کاہلوں صاحب دارالنصر غربی ربوہ نے 1993ء میں Msc (میتھ) میں قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی تھی۔ ان کے اس اعزاز میں صدر مملکت کی طرف سے انہیں صدارتی اعزاز سبقت اور میڈل ایوارڈ دیا گیا۔ یہ تقریب اسلام آباد میں منعقد ہوئی اور وفاقی وزیر تعلیم جسٹس غوث علی شاہ صاحب نے اس تقریب میں صدارتی اعزاز اور میڈل دیا۔ مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب چونکہ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے بیرون پاکستان گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے والد مکرم ظفر اللہ کاہلوں صاحب نے اس تقریب میں شامل ہو کر اعزاز و میڈل وصول کیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ مکرم زاہد احمد صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18- نومبر 1997ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "راضیہ زاہد" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم نذیر احمد صاحب چک نمبر 37 جنوبی سرگودھا کی پوتی اور مکرم مظفر احمد گوندل صاحب ناصر آباد ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو سعادت مند، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7 فتح 1376 ہش 7 دسمبر 1997ء

بیعت چھلکا نہیں بلکہ مغز

احمدیہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے بیعت ضروری ہے اور جب کوئی شخص بیعت کر لیتا ہے تو وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ اس نے بیعت کر لی ہے۔ یعنی اپنے آپ میں ایک تبدیلی لانے کا حتمی ارادہ کر لیا ہے۔ لیکن کیا اس کی بیعت حقیقی بیعت ہے بھی یا نہیں۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

”جو بیعت اور ایمان کا دعوے کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز۔“

گویا کہ بیعت کرنے کے بعد یہ سمجھ لینا کہ جو کچھ کرنا تھا کر لیا ہے۔ درست نہیں۔ بیعت کرنے والا صرف چھلکا بھی ہو سکتا ہے اور مغز بھی یعنی اس کی بیعت ہوائی بیعت بھی ہو سکتی ہے۔ اسے حقیقی بیعت نہیں کہا جا سکتا۔ جس میں اس کا یہ ارادہ شامل نہیں ہوتا کہ وہ اب اپنے آپ کو پہلے سے بہت بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔ اور جو کچھ اب اسے بتایا جائے گا اس پر وہ عمل کرے گا۔ اگر وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ جو کچھ اسے کرنا چاہئے وہ کر رہا ہے یا نہیں تو اس کی بیعت چھلکے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ چھلکا موجود تو ہوتا ہے اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن چھلکا تو پھینک دیا جاتا ہے۔ اگر چھلکا کوئی کام کی چیز ہوتا تو پھینکا ہی کیوں جاتا۔ اور ہم اسے پھینکتے بھی اسی لئے ہیں کہ وہ ہمارے کام کی چیز نہیں۔ اور اگر بیعت اور ایمان کے دعوے کو مغز کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ ہمارے دل میں ایمان پیدا ہوتا اور بڑھتا نظر آئے۔ ہمارے دل میں خدا تعالیٰ سے اور اس کی باتوں سے محبت کا جذبہ ابھرے۔ ہم اطاعت کے پیکر بن جائیں۔ جو کچھ ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ کرو ہم وہ کریں اور جو کچھ کہا جاتا ہے کہ نہ کرو اس سے ہم گریز کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہماری بیعت کو حقیقی بیعت کہا جا سکتا ہے اور حقیقی بیعت کے ذریعے ہی ہمارے اعتقاد کا اظہار ہوتا ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ ہم اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ ہر وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کی ضرورت ہے ایمان، محبت اور اطاعت کی ضرورت ہے وہ ان باتوں کو مغز سمجھتا ہوا ضرور انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور صرف بیعت کر لینا جس کے بعد اس میں کوئی عملی تبدیلی پیدا نہ ہو، جس کے بعد اس کے دل میں ایمان کی رمق نہ ہو۔ اس کے دل میں محبت اور اطاعت کے جذبے نہ پیدا ہوں اس وقت تک وہ مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اصل بات تو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کی ہے۔ لوگ ہمیں جو چاہے کہیں وہ اگر ہمیں ولی بھی کہہ دیں تو اس سے کیا بنتا ہے۔ ولی تو وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کا دوست ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی دوستی جن امور کا تقاضا کرتی ہے وہ اگر موجود نہ ہوں تو لوگوں کے ولی کہنے سے کیا بنتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کسی کو ولی کہے اپنا دوست کہے اور خود اس کا دوست بنے تو یقیناً اس شخص کو ولی کہا جا سکتا ہے۔

بیعت کا ظاہری حصہ تو لوگوں کو نظر آتا ہے لیکن بیعت کا باطنی حصہ خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ تو ہماری کنہ تک کو جانتا ہے۔ ہمارے دلوں کی دنیا کے پاتال تک سے باخبر ہے۔ ہم نے بیعت کر کے صرف چھلکا حاصل کیا ہے یا مغز حاصل کیا ہے یا اس چھلکے کے اندر آہستہ آہستہ مغز بن رہا ہے یا نہیں۔ یہ ہے وہ بات جو خدا تعالیٰ دیکھتا ہے اور جس کی خدا تعالیٰ قدر کرتا ہے۔

پس ہمارا یہ کہتے رہنا کہ ہم نے بیعت کر لی ہے کافی نہیں نہ ہمیں اس سے خوش ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ بات کسی طرح بھی فائدہ رساں نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

”جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔“

بیعت کے ذریعے ہمیں اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد کرنا لازم ہے۔ اپنی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور ہمیں انقلابات میں سے ہو کر گذرنا ضروری ہے۔ پس صرف یہ کہہ لینا کہ ہم نے بیعت کر لی ہے کافی نہیں۔ لحہ بہ لحہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم میں کوئی تبدیلی واقع ہو رہی ہے یا نہیں۔ ہماری زندگی پہلی زندگی سے بہتر ہے یا نہیں۔ لحہ بہ لحہ دیکھتے ہوئے ایک ایسا وقت بھی آ جانا چاہئے کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں انقلابات آتے نظر آئیں۔ ہمارے دل میں انقلابی ایمان ہو۔ انقلابی محبت ہو۔ انقلابی اطاعت ہو۔ پھر تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی ہے اور یہ بیعت ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کو مقبول ہو گی۔ یہ چھلکا نہیں بلکہ مغز ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اس بیعت کو قبول فرمائے گا۔ اور ایسا کرنے کے لئے ہمیں کسی بات کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اپنی اس کیفیت کے آغاز کے لئے کوئی لحہ ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے پاس کتنا وقت ہے کہ وہ چھلکے سے مغز کی طرف آ جائے۔ موت نہ صرف یقینی امر ہے بلکہ اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کس وقت آ جائے گی۔ اور اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہے تو ہمیں چھلکے کو مغز بنانے کے لئے کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں شروع ہی سے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بیعت کے مفہوم کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ایسا کرنے ہی سے ہماری بیعت مقبول بیعت ہو سکتی ہے۔

”غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی“
ہوش اُڑ جائیں گے سب کے جب صدا آ جائے گی
آسماں بھی طیش میں ہے اور زمیں بھی خوش نہیں
گردشِ حالات ان کو کس طرح راس آئے گی
اے خدا تو ہی مدد فرما کہ دل ہیں بیقرار
روح میری اور سب کی کب تلک گھبرائے گی

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

این چہ از فکرِ خُود خطا خوردی!
اَوّلُ الدَّنِّ دُردے آوردی

اپنی عقل کی وجہ سے تونے یہ کیا غلطی کی؟ تونے شراب کے مٹکے میں سے پہلا جام ہی تلچھٹ کا نکالا

چُوں شُوَد عقلِ ناقِصت چو خُدا
خاک زادے چساں پَرَد بہ سَما

تیری ناقص عقل خدا کے برابر کس طرح ہو سکتی ہے ایک خاکی وجود اڑ کر آسمان تک کیونکر پہنچ سکتا ہے

آنچہ صَد سَہو و صَد خطا دارَد
علمِ آں پاک از کُجا آرَد

عقل جو خود صدہا سہو و خطا میں مبتلا ہے وہ اس خدائے پاک کا علم کہاں سے لائے

سَہو کُن را ثنا کُنی هَیہات
این چہ سَہو و خطا کُنی هیہات!

افسوس کہ تو بھولنے والی عقل کی تعریف کرتا ہے یہ کیا سہو اور خطا کر رہا ہے تجھ پر افسوس

آنچہ لَغزد بہَر قَدَم صَد بار
چُوں زِ دریا رسانَدت بکنار

جو ہر قدم پر سو سو دفعہ لغزش کھاتی ہے وہ تجھے دریا میں سے کنارہ تک کیونکر پہنچا سکتی ہے

اِیں سَراب است سُوئے آں مَشتاب
مے نُماید زِ دُور چشمۂ آب

یہ (عقل) تو سراب ہے اس کی طرف جانے میں جلدی نہ کر۔ جو دور سے پانی کا چشمہ نظر آتی ہے

کِشتیِٔ تو شِکَستہ است و خراب
باز اُفتادہ در تنگِ گرداب

تیری کشتی شکستہ اور خراب ہے پھر بھنور کے چکر میں بھی پڑ گئی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ عقل تو خطا کار ہے اور بھولنے والی ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے علم عطا نہ کیا جائے عقل کسی کام نہیں آتی۔ یہ ناقص ہے اور انسان کو آسمان پر پہنچانے کے ناقابل ہے یعنی عقل کے ذریعہ انسان وہ باتیں نہیں کر سکتا جن کا روحانیت تقاضا کرتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عقل تو ایسی چیز ہے گویا شراب کے مٹکے میں سے پہلے ہی جو کچھ نکالا جاتا ہے وہ تلچھٹ ہے۔ چاہئے تو یہ کہ مٹکے میں سے اوپر اوپر سے شراب اچھی نکلے لیکن عقل ایسی ناقص ہے کہ عقل کے مٹکے میں سے جو شراب نکالی جاتی ہے اس کا پہلا گھونٹ ہی تلچھٹ ہوتا ہے۔ انسان کی یہ نہایت غیر دانش مندی ہے کہ وہ یہ بات نہ سمجھ سکے کہ ناقص عقل کس طرح خدائی علوم کو حاصل کر سکتی ہے۔ خدائی علوم کو حاصل کرنا گویا کہ آسمان پر پہنچنے کے برابر ہوتا ہے۔ اور عقل ایسا نہیں کر سکتی۔ خدا کا علم حاصل کرنے کے لئے بھی محض عقل کام نہیں آسکتی جب تک اللہ تعالیٰ خود انسان کی رہنمائی نہ کرے۔ اس وقت تک اس کی عقل اسے ٹامک ٹوئیاں تو مرواتی ہے لیکن صحیح راستے پر چلنے کے لئے اس کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتی اور پھر دیکھا گیا ہے کہ عقل تو ایسی چیز ہے کہ جو بھول جاتی ہے۔ جو کسی چیز کو بھول جائے۔ اس کے متعلق کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہر وقت ٹھیک بات کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ بھول کر کوئی غلط بات کہہ دے۔ تو گویا کہ اس کے لئے ہمیشہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی باتیں ٹھیک ہیں۔ اور عقل تو صرف ایک قدم پر نہیں بلکہ ہر قدم پر سو سو دفعہ لغزش کھاتی ہے۔ اگر وہ واقعی ایسا کرتی ہے جیسا کہ یقیناً وہ کرتی ہے تو وہ انسان کو اس کی زندگی کے دریا میں سے کنارے تک کس طرح پہنچا سکتی ہے۔ یہ انتہائی ناممکن بات ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرے اور اس علم کی روشنی میں اپنی عقل کو آگے بڑھائے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو گویا کہ وہ ایک سراب کو پانی سمجھنے والا ہوگا۔ حالانکہ سراب دراصل پانی نہیں ہوتا۔ پانی کی طرح کا ضرور ہوتا ہے شبہ پڑتا ہے کہ وہ پانی ہے لیکن جب انسان اس کے قریب جاتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ تو پانی نہیں ہے۔ یہی حساب عقل کا ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرے اور اس علم کی روشنی میں عقل کو آگے چلائے۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی وفات پر

جماعت احمدیہ غانا کی قرارداد تعزیت

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی وفات پر احمدیہ جماعت غانا نے جو تعزیت کی قرارداد منظور کی تھی وہ دفتر الفضل میں بہت تاخیر سے ملی ہے ہم جماعت احمدیہ غانا کے شکریہ کے ساتھ یہ قرارداد قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مکرم و محترم! الواحقین حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب

امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہوں گے۔ چند روز قبل یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب سابق مربی گھانا۔ ربوہ میں انتقال کر گئے ہیں۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ گھانا میں بحیثیت مربی اور امیر و مربی انچارج خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ گھانا میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت مولانا موصوف کا دور قیادت بڑا سنہری تھا۔ آپ کی قیادت میں جماعتہائے احمدیہ گھانا نے دعوت الی اللہ اور تربیتی میدان کے علاوہ تعلیمی میدان میں بھی بہت حد تک وسعت اختیار کی۔ اگرچہ آپ کی امارت کے دور میں جماعت احمدیہ گھانا اقتصادی لحاظ سے بڑی مشکل صورت حال سے دوچار تھی۔ تاہم آپ کی محنت، ہمت اعلیٰ منصوبہ بندی اور خداداد فراست کے نتیجہ میں جماعت کو غیر معمولی ترقیات عطا ہوئیں۔

آپ کے دور میں گھانا میں بہت سے احمدیہ سکولز قائم کئے گئے جس سے متاثر ہو کر حکومت نے جماعت کو ایک تعلیمی یونٹ کے طور پر تسلیم کیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کسی دین حق ماننے والی جماعت کو حکومت نے اس طرح تعلیمی یونٹ کے طور پر تسلیم کیا۔

آپ کے دور میں گھانا کے دور دراز علاقوں میں پہلی دفعہ احمدیت کا پیغام پہنچا اور بڑی بڑی جماعتیں قائم ہوئیں۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اپنے قیام گھانا کے دوران دعوت الی اللہ کے نقطہ نگاہ سے ایک معرکتہ الآراء کتاب "القول الصریح (-)" تحریر فرمائی جو نہ صرف ماضی میں بہت سارے غیر از جماعت عربی دان حضرات کے لئے ہدایت کا موجب بنی بلکہ آج بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

اسی طرح آپ نے گھانا میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے بارہ میں انگریزی زبان میں

AHMADIYYA MOVEMENT IN GHANA

کے نام سے کتاب تحریر فرمائی۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک مستشرق DR. FISHER اپنے مقالہ بعنوان "مغربی افریقہ میں احمدیت" کے ضمن میں گھانا تشریف لائے تو انہوں نے حضرت مولانا سے اس بارہ میں بہت سا مواد حاصل کیا۔ جس سے افریقہ کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی احمدیت کا تعارف ہوا۔

آپ نے گھانا میں دعوت الی اللہ اور تربیتی سرگرمیوں کو احسن رنگ میں منظم کرنے کے لئے مرکزی مربیان کو گھانا کے مختلف علاقوں میں ریجنل مربیان کے طور پر مقرر کیا۔

حضرت مولانا موصوف بڑے دور اندیش بزرگ تھے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گھانا میں جماعت کے قیام کے ابتدائی دور میں ہی آپ نے گھانا میں جماعت کے ذاتی پریس کے قیام کی منصوبہ بندی شروع کی۔ آپ کے دور امارت میں سالٹ پانڈ میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی۔ گھانا میں مشرقی طرز تعمیر کے لحاظ سے گنبدوں اور میناروں پر مشتمل یہ پہلی بیت الذکر تھی جس کی تکمیل پر گھانا کے مشہور بانی صدر ڈاکٹر کوامے نکرومہ بنفس نفیس افتتاحی تقریبات میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ اور جب انہیں بتایا گیا کہ بیت الذکر میں داخلہ سے قبل احتراماً جوتے اتارے جاتے ہیں تو وہ بلا تردد اپنے جوتے اتار کر بیت الذکر میں داخل ہوئے۔

اسی طرح احمدیہ (-) سینئر سیکنڈری سکول کماسی کا آغاز آپ کے دور میں ہوا۔ اور اس سکول کی افتتاحی تقریبات میں شمولیت کے لئے بھی ڈاکٹر کوامے نکرومہ بنفس نفیس تشریف لائے۔ اس سکول سے فارغ التحصیل طلباء اس وقت بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں مزید برآں موجودہ حکومت کے بعض وزراء بھی اس سکول سے فارغ التحصیل ہیں۔

سرکاری سطح پر بھی بڑے بڑے افسران اور اہم شخصیات سے آپ کے ذاتی تعلقات تھے۔ یہی وجہ تھی کہ گھانا کے صدر بلا تردد جماعت کی تقریبات میں شامل ہوتے تھے۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے دور میں گھانا سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے طلباء بھجوانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کی اقتداء میں بہت سے اور طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تشریف لائے اور ان میں سے بعض کو آج بھی دنیا کے مختلف ممالک میں خدمت کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

حضرت مولانا موصوف کے صاحبزادے ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مبشر (جو آج کل امریکہ میں ہیں) کو اپنے والد موصوف کی اقتداء میں گھانا میں مجلس نصرت جہاں کے تحت بطور میڈیکل ڈاکٹر کافی عرصہ خدمت کرنے کا موقع ملا اور جب لائبیریا میں احمدیہ ہسپتال کے قیام کا فیصلہ کیا گیا تو حکومت کے اس مطالبہ پر کہ لائبیریا میں صرف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطیف احمد شاہد کاہلوں مربی سلسلہ

اچھی مائیں

(میری اچھی ماں- محترمہ حسن بی بی صاحبہ)

روزنامہ الفضل میں اچھی ماؤں کا ذکر چل نکلا ہے۔ سوچا ہم بھی اس بہتی گنگا سے ہاتھ دھو لیتے ہیں۔ آخر میری ماں بھی تو اچھی 'بہت اچھی' بلکہ بہت ہی اچھی تھیں۔ وہ تھیں تو ان پڑھ خاتون خانہ 'مگر جہاں تک بن پڑا وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش فرماتی رہیں۔

آپ چوہدری کریم بخش نمبردار کی بیٹی تھیں وہ خود تو احمدی نہ تھے مگر احمدیت کو پسند کرتے تھے تاہم میری ماں شادی کے جلد ہی بعد احمدی ہو گئیں۔ ان کی نیک فطرت اور میرے والد صاحب کی غیر معمولی دینی رغبت کا کمال تھا کہ میری والدہ نے احمدیت کی روح کو جلد جلد اپنے اندر سمونا شروع کر دیا۔ اور پھر تو گویا پہلے ماحول کو بالکل ہی خیرباد کہہ دیا۔ عبادت کی پابندی۔ دینی امور میں رغبت۔ دعا میں انہماک امانت و دیانت کی پاسداری۔ مہمان نوازی' خاوند کی اطاعت' امام جماعت سے والہانہ محبت ان کی زندگی کے نمایاں پہلو رہے۔

دینی احکام کی سختی سے پابند تھیں۔ چنانچہ جب ان کے والد یعنی میرے نانا فوت ہوئے میری عمر اس وقت بہت تھوڑی تھی مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم ان کی وفات پر اپنی والدہ اور خالہ (جو میری چچی بنی اور احمدی ہو چکی تھیں) کے ساتھ اپنے ننھیال کے گاؤں پہنچے تو گاؤں کی عورتیں چھتوں پر چڑھ کر نظارہ کی منتظر تھیں کہ اب بیٹیاں اپنے باپ پر نوحہ خوانی اور بین کریں گی۔ مگر وہ سب دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ میری والدہ اور خالہ آنسو تو بہا رہی تھیں مگر ایک لفظ تک منہ سے نہیں نکالا۔

اب جہاں بین اور نوحہ خوانی فیشن کے طور پر ماحول کا حصہ بن چکا ہو وہاں اس قسم کا صبر کا نمونہ اور وہ بھی باپ کی وفات پر ان کے لئے حیرت انگیز اور عجیب تو تھا ہی بظاہر وہ میری ماں اور خالہ کے لئے بے عزتی اور شرمندگی کا موجب بھی تھا چنانچہ عملاً ان کو ایسے طعنے بھی سننے پڑے مگر انہوں نے احکام دینیہ کے دامن سے ہاتھ ڈھیلا نہ کیا۔

میری ماں بہت باریکی میں جا کر احکام دینیہ کی پابندی کرتی تھیں۔ اگر کوئی جنس فروخت کرنی ہوتی تو اپنے ہاتھ سے اس میں سے ناقص اور داغ دار حصوں کو الگ کر دیا کرتی تھیں۔ گھر کی ضروریات کے لئے فالتو دودھ فروخت کرنے کی نوبت آئی تو پانی کی ملاوٹ تو کجا۔ یہ پوچھا جا رہا ہے کہ دودھ کے اوپر والے حصہ میں چکنائی زیادہ ہوتی ہے اگر وہ گھر کے لئے رکھ لیں اور نیچے والا حصہ فروخت کر دیں تو کیا یہ بددیانتی تو نہیں۔

میری ماں نے اپنی اولاد کے لئے بہت ہی محنت کی اور وہ تھیں بھی انتھک سب سے پہلے اٹھنا اور سب کے بعد سونا۔ میں نے انہیں سخت گرمی میں چکی پیستے اور چرخہ کاتتے بھی دیکھا ہے۔ مگر ان تمام مصروفیات کے باوجود عبادت کی پابندی کی اور آہستہ آہستہ عبادت میں یوں مصروف رہنے لگیں کہ گھنٹوں نوافل اور ذکر الٰہی میں گزار دیتیں۔ خود کلام الٰہی پڑھی ہوئی نہیں تھیں مگر جب گھر میں کلام الٰہی پڑھا جاتا تو قریب بیٹھ کر سنتی رہتیں۔

کچھ عرصہ میرے والدین لیہ کے علاقہ میں رہے تو گھر کی رہائش کے ساتھ ہی ایک بیت الذکر تعمیر کر لی۔ آپ گھنٹوں اس میں بیٹھ کر نوافل پڑھتی اور ذکر الٰہی کرتی رہیں باتوں باتوں میں ایک دفعہ فرمایا کہ اگر اس بیت الذکر کی دیواروں کو زبان مل جائے تو وہ تمہیں بتائیں کہ میں نے کتنی دعائیں کی ہیں۔ اور لاریب یہ میرے والدین کی دعائیں ہی ہیں کہ آج ہمارے خدا نے ہمیں ہر قسم کی نعمتوں سے مالامال کر رکھا ہے۔

میری ماں بہت رحم دل تھیں غریبوں کی خدمت کرتیں جہاں تک ہو سکتا ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرتیں۔ بزرگوں اور ضرورت مندوں کو شوق سے کھانا کھلاتیں۔ مجھے اچھی طرح وہ خادم دین بزرگ یاد ہیں جو ایک عرصہ تک ہمارے ہاں ٹھہرتے رہے اور میری ماں ان کو شوق سے کھانا پیش کرتی رہیں۔ اسی طرح ملازموں کے ساتھ بھی بہت ہی فیاضی اور عزت سے پیش آتی رہیں ان کی ضروریات کا ایک گھر کے فرد کی طرح خیال رکھتی رہیں چنانچہ ہمارے عیسائی ملازم جو کھیتی باڑی کے لئے رکھے ہوتے تھے وہ ہمارے گھر میں بہت خوش رہتے اور کبھی کسی دوسرے کے پاس جانے کو تیار نہ ہوتے۔ چنانچہ جب ہم 1991ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں گئے تو ہمارے گاؤں بھینی بانگر کے عیسائیوں کو اگر کوئی نام یاد تھا تو پچاس سال کے بعد بھی وہ میرے والد صاحب کا نام تھا۔ میری ماں کے اس حسن سلوک کا ہی نتیجہ تھا کہ یہ ملازم نہ صرف میری والدہ کا احترام کرتے ہمارے ساتھ بھی نہایت عزت سے پیش آتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا گھرانہ اپنے ماحول میں ہمیشہ ہی معزز سمجھا گیا۔ میری ماں بہت مہمان نواز تھیں تقسیم ملک سے پہلے قادیان کے قریب بھینی بانگر ہمارا گاؤں تھا۔ ہمارے ننھیال اور رشتہ دار دریائے بیاس کی طرف تھے یہ لوگ اور ان کے ملنے والے اپنی ضروریات کے لئے قادیان سے ریل گاڑی پر سوار ہوتے۔ بعض دفعہ آتے جاتے رات ہمارے ہاں ٹھہرنا پڑتا اس طرح کثرت سے میری ماں کو ان کی خدمت کا موقع میسر آتا رہا بعض ان میں سے سکھ وغیرہ بھی ہوتے جو بہت ممنون ہوتے۔

تقسیم ملک کے بعد ہم برساتی نالہ ڈیک کے کنارے کوٹلی پھور مین آباد ہوئے۔ برسات کے دنوں میں نالہ ڈیک اچانک بھر جاتا اور مسافروں کے لئے راستہ بند ہو جاتا ایسے میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ہمارا ہی گھر تھا جہاں زیادہ مسافر رات گزارتے۔ گاؤں والے بھی ان کو ہمارے ہی گھر کی طرف راہنمائی کرتے اور میری ماں خندہ پیشانی سے ان کی خدمت کرتیں۔

میری ماں اچھے کاموں کے لئے نذریں بھی مانا کرتی تھیں اور پھر اپنے وعدہ کو نوافل یا دوسرے طریقوں سے نبھاتی تھیں۔ تقسیم ملک کے وقت قادیان سے قافلہ میں ہم پاکستان کے لئے روانہ ہوئے تو قافلہ کو راستے میں سکھوں کی طرف سے سخت جانی نقصان پہنچایا گیا۔ اور ہندو ملٹری نے بھی ہر طرح زچ کیا۔ کئی دن تک ہمیں بٹالہ میں روکے رکھا۔ جہاں لوگوں کو درختوں کے پتے تک بھی کھانے پڑے۔ جانیں اور عزتیں سخت خطرے میں تھیں۔ ایسے آڑے وقت میں میری ماں نے اپنے رب سے نذر مانی کہ اگر میرے چاروں بیٹے خیریت سے پاکستان پہنچ جائیں تو امام وقت جہاں چاہیں میں ان کو بھجوا دوں گی اور نہیں گھبراؤں گی۔

میری ماں نے کمال صدق سے اپنی یہ نذر زندگی بھر پوری کی۔ چنانچہ قیام پاکستان کے فوراً بعد جب حضرت امام ثانی نے احباب جماعت کو فرقان بٹالین کے ذریعہ وطن کی خدمت کے لئے پکارا۔ تو میری ماں نے اپنے دونوں بڑے بیٹوں محمد شفیع اور محمد رفیق کو یکے بعد دیگرے محاذ کشمیر پر بھجوا دیا۔ جبکہ خاکسار اور میرا چھوٹا بھائی ابھی بہت چھوٹے تھے اور پھر جب حضرت امام جماعت الثالث نے وقف عارضی کی سکیم جماعت کے سامنے رکھی تو باوجود ان پڑھ ہونے کے میرے یہ دونوں بھائی اس تحریک میں شامل ہوئے۔ میرا چھوٹا بھائی تو جلد ہی فوت ہو گیا۔ اور مجھے وقف کر کے میری والدہ نے اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔ چنانچہ جب میں 1982ء میں افریقہ کے لئے بطور مربی جانے لگا تو دور تک مجھے چھوڑنے آئیں اور اس وقت بھی انہیں اپنی خدا سے مانی ہوئی نذر یاد تھی۔ ایک دفعہ مجھ سے اس موقع کا ذکر کر کے فرمایا کہ میں نے تمہیں الوداع کیا تو دل میں یہ عزم کیا کہ گھبراؤں گی نہیں کیونکہ میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ حالانکہ اس وقت ان کی عمر 75 سال کے قریب تھی اور دوبارہ ملنے کے امکانات کم کم تھے۔

میں نے اپنی ماں کو بڑے بڑے صدمات میں بھی بہت ہی صابر شاکر پایا۔ ہمارے تین بہن بھائی کم سنی میں فوت ہوئے مگر ہم نے دیکھا کہ میری ماں نے کوئی بے صبری اور جزع فزع نہیں کی اور خدا کی رضا پر راضی رہیں۔ تقسیم کے وقت میری والدہ کے خاندان کے کم و بیش 26۔ افراد راہ مولا میں قربان ہو گئے جن میں ایک ہمارے ماموں یعنی والدہ کے حقیقی بھائی بھی تھے مگر میری ماں نے اس گہرے صدمے پر بھی غیر معمولی صبر سے کام لیا اور اپنے رب کی رضا پر راضی رہیں۔

آپ نے جون 1989ء میں وفات پائی موصیہ ہونے کے ناطے سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسل کو بہت برکت بخشی ہے۔ میری ماں کا ایک پوتا شاہد محمود کاہلوں بیلا روس میں مربی ہے جبکہ ان کا نواسہ بشارت نوید مربی بورکینا فاسو کے لئے تیار ہے۔

اے خدا بر تربتِ اُو ابرِ رحمت ہا ببار

یادِ رفتگان

عبدالماجد ایم-اے کینٹب - وی آنا

اچھی مائیں

(محترمہ ہاجرہ محمد حسین صاحبہ)

میری والدہ کا اسم گرامی ہاجرہ بیگم تھا۔ آپ حافظ نبی بخش صاحب کی صاحبزادی تھیں۔

حافظ صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی پیدائش اگست 1904ء میں اور وفات اکتوبر 1977ء میں ہوئی۔ آپ کی شادی 1925ء میں میرے والد بزرگوار چوہدری محمد حسین صاحب سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 1926ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسے گوہر یکتا فرزند ارجمند سے نوازا۔

میری والدہ محترمہ سادہ طبیعت' انتہائی شفیق' فہیم' پروقار خاتون تھیں آپ متقی' پرہیزگار' عبادات کی پابند تھیں۔ آپ کو کلام الٰہی پڑھنے۔ پڑھانے اور اس کی تعلیم دینے کا بے حد شغف تھا۔ آپ نے اپنے بچوں کو کلام الٰہی پڑھایا اور ہر ایک بچے کو بہت ساری سورتیں حفظ کرائیں جس شہر میں بھی آپ مقیم رہیں وہاں پڑوس کے ان گنت بچوں۔ بچیوں اور خواتین کو کلام الٰہی پڑھنا سکھایا۔

والدہ صاحبہ کو اولاد کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال تھا۔ خود دین دار' عالم اور عامل تھیں۔ ان کی ہمیشہ کوشش رہتی تھی کہ ان کے بچے انسان سے باخلاق انسان بنیں اور باخلاق انسان سے باخدا انسان بنیں۔ خود خدمت گزار تھیں۔ ہمیں بزرگوں' چھوٹوں بڑوں کا ادب اور خدمت کرنا سکھایا۔ گھر کے کام کاج زیادہ تر خود کرنا پسند کرتی تھیں۔ ہمیں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی تلقین فرماتی رہتی تھیں ان کی ذات میں سختی کا عنصر تھا ہی نہیں ہمارے ساتھ کبھی سختی کا برتاؤ نہیں کیا تھا۔ آپ ہمارے والد صاحب کی بہت تعظیم و عزت کرتی تھیں۔ ہمارے دلوں پر ان کی تعظیم۔ کامل اطاعت اور رغبت بٹھایا ہوا تھا۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ بی بی سکینہ صاحبہ

نصیر احمد راجپوت نیلہ گنبد لاہور

ہمارے ددھیال اور ننھیال میں ایسانام جو ہر ایک لئے سکینت کا باعث تھا۔ جب بھی کوئی فرد مرد ہو یا عورت کسی مشکل میں گرفتار ہوتے تو بس ایک ہی آس تھی۔ بی بی سکینہ کے پاس چلتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ جب کوئی دکھی اپنا دکھ بیان کرتا تو پھر وہ دکھ اس شخصیت کا نہ رہتا بلکہ وہ دکھ بی بی سکینہ کا دکھ بن جاتا۔ بی بی سکینہ خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو جاتیں۔ گریہ وزاری دعا کا طرہ امتیاز ہوتا۔ جلد ہی اس دکھی کو پیغام مل جاتا دعا کی ہے اللہ تعالیٰ فضل کر دے گا اور پھر اسی طرح ہو جاتا پریشان حال کو سکینت مل جاتی۔

1973ء میں انڈو پاک جنگ چھڑ گئی۔ میرے چچا زاد بھائی میجر لطیف احمد خان ڈھاکہ میں تھے ان کی والدہ میری امی جان کے پاس گھبرائی ہوئی آئیں کہنے لگی بھابی جان مشرقی پاکستان کے حالات بہت خراب ہیں پتہ نہیں میرا بیٹا زندہ بچے گا بھی کہ نہیں۔ آپ وردِدل سے دعا کریں کہ وہ زندہ سلامت واپس آئے۔ میری امی جان نے کہا کہ میں دعا کروں گی اگر اللہ نے چاہا وہ زندہ سلامت واپس آئے گا۔ اگلے روز 90 ہزار فوجیوں کو قیدی بنالیا گیا۔ وہ پھر سخت گھبرائی ہوئی آئیں کہ اب تو وہ قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلے گا اور بہت روئیں۔ میری امی جان نے کہا کہ میں نے دعا کر دی ہے (اگر اللہ نے چاہا) لطیف زندہ سلامت پہنچ جائے گا۔ چنانچہ چند ہی دنوں بعد میجر لطیف صاحب زندہ سلامت لاہور پہنچ گئے۔ سارے خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ میجر صاحب نے بتایا کہ میں اپنے افسر کے ہمراہ ڈھاکہ سے ہیلی کاپٹر میں برما پہنچ گیا اور وہاں کچھ دیر قیام کرنے کے بعد پاکستان آگئے۔

پنجوقتہ عبادات کی پابندی اور فجر سے قبل عبادت میں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری آپ کا معمول تھا۔ نفلی عبادات بھی بڑی پابندی کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں۔ کلام الٰہی آپ کی روح کی غذا تھا۔ آپ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے اور چلتے پھرتے ذکر الٰہی کیا کرتی تھیں۔ آپ کو درثمین اور کلام محمود کی بہت سی نظمیں زبانی یاد تھیں۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی بھی بہت سی نظمیں یاد تھیں۔ آپ گھر کے بچوں کو اپنے پاس بٹھا کر یہ نظم خوش الحانی سے سناتیں اور زبانی یاد کرواتیں۔

میری والدہ صاحبہ کا دعا کرنے کا بھی ایک الگ انداز تھا۔ ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ میں اپنے اباجان (حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب) کے لئے سخت اداس ہو گئی۔ ایک لمبا عرصہ سے خواب میں بھی ان سے ملاقات نہ ہوئی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے پیارے خدا مجھے وہ روحانی آنکھ عطا کر جس سے میں اپنے باپ کو دیکھ سکوں اور بات کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمالیا اور میری ملاقات میرے اباجان سے ہو گئی اور میں نے ان کے ساتھ جی بھر کر باتیں کیں پاکستان بنے سے پہلے جائنٹ فیملی سسٹم کا رواج عام تھا۔ آپ جب بیاہ کر آئیں تو گھر میں سب سے پہلی اور بڑی بہو تھیں۔ آپ کی پانچ نندیں اور تین دیور تھے۔ آپ نے آتے ہی گھر سنبھال لیا۔ اور اس طور سے خدمت کی کہ گھر کے تمام افراد آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ آپ نے اپنی ساس اور سسر کی ان کے بڑھاپے میں بھی بھرپور خدمت کی۔ میرے والد صاحب بعض اوقات رات کو دوکان بند کر کے دیر سے گھر پہنچتے۔ آپ چولہے کے پاس پیڑی پہ بیٹھے ان کا انتظار کرتیں شدید تھکاوٹ کی وجہ سے پیڑی پر بیٹھی بیٹھی اونگھتی رہتیں۔ جیسے ہی والد صاحب گھر میں داخل ہوتے چولہا جلا کر کھانا گرم کر کے ان کی خدمت میں پیش کرتیں۔ آپ نہ صرف اپنے غریب رشتہ داروں کی ضرورتوں کا خیال رکھتیں بلکہ غیر رشتہ دار غربا کا بھی بہت خیال رکھا کرتیں۔ مہمانوازی میں بھی آپ بے مثل تھیں۔ گھر میں میرے والد صاحب کو ایک کمرہ ملا ہوا تھا۔ جس میں آپ نے نہایت صبر اور شکر کے ساتھ اپنی عمر کا بیشتر حصہ سادگی سے گذارا۔ اس کمرے میں ایک بڑی چارپائی۔ ایک پیٹی جس میں لحاف وغیرہ رکھے ہوتے اور اس پیٹی کے اوپر دو ٹرنک۔ ایک ٹرنک میں امی جان اور ابا جان کے کپڑے اور دوسرے ٹرنک میں ہم بھائی بہنوں کے کپڑے ہوتے تھے۔ ایک چھوٹی سی میز جس پر سلسلہ کی کچھ کتب اور لٹریچر پڑا رہتا۔ اور ایک اسٹول اس پر ٹیبل فین رکھا ہوا تھا جو گرمیوں میں کام آتا۔ کمرے کے ایک کونے میں عبادت کی جگہ مخصوص تھی۔ بس یہ انکی کل کائنات تھی کبھی بڑے گھر کی خواہش نہ کی اور نہ ہی کبھی کوئی گلہ یا شکوہ کیا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں۔

جن دنوں میں کراچی میں رہائش پذیر تھا۔ اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں کچھ رقم گاہے گاہے بھیجتا رہتا۔ ایک دن والد صاحب نے والدہ صاحبہ سے کہا۔ بیٹے کے پیسے آتے ہیں تو بڑی خوشی کا اظہار کرتی ہیں میں روزانہ پیسے دیتا ہوں تو بھی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ بے شک آپ روزانہ پیسے دے کر جاتے ہیں وہ تو گھر کے اخراجات پورے کرنے میں صرف ہو جاتے ہیں۔ باوجود کوشش کے میں ان میں سے کچھ بھی بچا نہیں پاتی۔ میرے بیٹے کے پیسے آتے ہیں تو میں ان میں سے اپنے سارے چندے بھی ادا کرتی ہوں اور بعض اور ضرورتیں بھی پوری کرتی ہوں جن کا آپ کو علم نہیں ہوتا۔ یہ بات سن کر والد صاحب مسکرا دیئے۔

جلسہ سالانہ کے دن قریب آتے تو اس کی تیاری شروع کر دیتیں۔ جلسہ کیونکہ سردیوں کے موسم میں ہوتا تھا اس لئے تمام بچوں کے گرم کپڑوں اور گرم بستروں کا انتظام کرتیں۔ جس دن قادیان جانا ہوتا تو سحری کے وقت خود بھی اٹھتیں اور ہم سب بچوں کو بھی اٹھا دیتیں۔ ناشتے اور کھانے کا انتظام کرتیں۔ ہم سب بھی خوشی کے ساتھ ساتھ بستر بند ہواتے۔ پاکستان بننے کے بعد ربوہ کے سالانہ جلسوں کے لئے بھی اسی طرح تیاری کرواتیں۔ ربوہ میں ہم جہاں ٹھہرتے وہ گھر جلسہ گاہ کے بہت قریب تھا۔ آپ کمزوری طبع کے باعث گھر کے صحن میں ہی جلسے کی تقاریر سنتیں۔ آخری روز تقریر ختم ہونے کے بعد جب امام جماعت احمدیہ الرابع جلسہ گاہ سے اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوتے تو آپ جلدی سے گھر کے گیٹ پر پہنچ جاتیں اور حضرت صاحب کے گذرنے کا انتظار کرتیں حالانکہ گیٹ کے آگے لوگ دو رویا قطار میں کھڑے ہوتے اور حضرت صاحب وہاں سے گذرتے ہوئے نظر نہیں آتے تھے مگر آپ پھر بھی ان کی آمد کا انتظار کرتیں جب حضرت صاحب کی کار گذرتی تو آپ آہستہ سے کہتیں آپ پر سلامتی ہو۔ اور گیٹ کے اندر سے ہی اپنا ہاتھ ہلاتیں۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آئمہ جماعت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ ایک مرتبہ حضرت امام جماعت الثالث کراچی تشریف لائے میں ان دنوں کراچی ہی رہائش پذیر تھا۔ میرے چہرے کے دائیں طرف شدید درد رہتا اور کسی طور سے آرام نہیں آتا تھا۔ میری امی جان کا مجھے خط آیا کہ حضرت صاحب آج کل کراچی میں ہیں ان سے فوراً ملاقات کرواور ان سے کہنا کہ میری امی جان نے کہا ہے کہ میرے چہرے کی دائیں طرف دم کر دیں۔ خط پڑھتے ہی میں نے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ کافی باتیں ہوئیں مگر میں باوجود کوشش کے اپنی امی جان کا پیغام حضرت صاحب کو نہ دے سکا۔ ملاقات کا وقت بھی ختم ہو رہا تھا۔ ہم اٹھ رہے تھے کہ میری اہلیہ نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ انہوں نے اپنی امی جان کا پیغام آپ کو نہیں پہنچایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیا پیغام ہے۔ میری اہلیہ نے وہ پیغام بتایا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت اپنے دونوں گداز ہاتھوں سے میرے چہرے کو تھام لیا۔ کچھ دیر منہ میں دعا کی اور زور سے میرے چہرے پہ پھونک ماری۔ وہ میرے لئے ایسا یادگار لمحہ تھا جسے میں تاحیات نہیں بھول سکتا اور وہ لمحہ مجھے میری بہت اچھی اور پیاری ماں کی ترغیب سے حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتوں ہوں ان پر۔ حضرت صاحب نے مجھے ساتھ ہی ہومیو پیتھک کا نسخہ بھی لکھ دیا۔ کالی فاس X 6+ میگ فاس X 6 حضرت صاحب نے فرمایا کہ روزانہ 6 گولیاں ان ادویات کی چوس لیا کرنا۔ چنانچہ جلد ہی مجھے چہرے کی درد سے چھٹکارا مل گیا۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع پاکستان سے انگلینڈ نقل مکانی کر گئے تو بہت افسردہ رہنے لگیں اور یہی کہتیں کہ اب یہاں زندگی کا کوئی مزہ نہیں پتہ نہیں حضرت صاحب کب واپس آئیں گے۔ بالآخر ستمبر 1985ء میں مختصر سی علالت کے بعد آپ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ موصیہ تھیں آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

آپ حضرت بابا ہدایت اللہ لاہور رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بیٹے حضرت مرزا قدرت اللہ رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بڑی بیٹی اور حضرت قاضی محبوب عالم آف نیلہ گنبد رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کے بڑے صاحبزادے قاضی محمود صاحب کی اہلیہ تھیں۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری امی جان کو اپنے حضور اپنے پیاروں میں شامل کر لے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے توفیق فرمائے۔ آمین

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی مربی سلسلہ حیدر آباد سے لکھتے ہیں۔

اخبار الفضل خدا کے فضل سے تمام تر پابندیوں کے باوجود اپنی اعلیٰ ساکھ کو قائم کئے ہوئے رفتہ رفتہ وقت کے ساتھ ساتھ پیاسی روحوں کی پیاس بجھا رہا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جب اخبار کو پڑھتا ہوں تو الوصایا کے حصہ کو بھی غور سے پڑھتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی صاحب یہ کہیں کہ یہ کوئی پڑھنے کی بات ہے۔ یہ تو "اعلان" کی قسم کی ایک چیز ہے تاکہ تحریری طور پر وصیت کنندہ کی وصیت شائع ہو جائے تاکہ بعد ازاں مستند رہے۔ لیکن میری ان وصایا کی پڑھنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں جو اس عظیم الشان وعدہ الٰہی کے موافق جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیا گیا تھا اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی وصایا کو ادا کرنے اور اپنی زندگی کو تقویٰ و طہارت کو اپناتے ہوئے گزارنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ان کی "وصایا" اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے اور انہیں دینی زندگی میں اپنی وصیتوں کی ادائیگی کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

اسی طرح میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ کون کون سے دوستوں نے وصیتیں کی ہیں۔ اگر جان پہچان والے دوستوں میں سے نام مل جائے تو میں کوشش کرتا ہوں کہ انہیں مبارک باد کا خط لکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت بڑا "عہد" کرنے کی توفیق دی ہے چونکہ میں خود بھی موصی ہوں اس لئے ایک دلی خوشی ہوتی ہے کہ ہم "موصیوں" کے گروہ میں بہترین اضافہ ہوا ہے۔

پھر میں خاص طور پر موصی کی مالی حیثیت کو بھی پڑھتا ہوں اور خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والی جماعت کو افراد عطا فرمائے ہیں جو خود بخود اپنے تمام اثاثے ظاہر کر دیتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان کے مال میں خیر و برکت کی دعا کرتا ہوں۔

قارئین کرام سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ ان سب موصی حضرات کے لئے دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ قارئین کی تحریص کا یہ بہترین سامان ہے کہ وہ ان وصایا کو پڑھ کر اگر انہوں نے خود وصیت نہیں کی ہوئی ہے تو وہ "وصیت" کے عظیم الشان نظام میں شامل ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31391 میں ادریس احمد ولد ماسٹر حمید احمد سنیاسی قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/7 دارالیمن غربی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ادریس احمد جرمنی گواہ شد نمبر1 مجید احمد سعید گواہ شد نمبر2 منصور احمد جاوید جرمنی مسل نمبر31393۔

مسل نمبر 31392 میں قیصرہ عارف زوجہ عارف محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-11-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 170 گرام مالیتی۔/3400 مارک۔ اور حق مہر۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قیصرہ عارف جرمنی گواہ شد نمبر1 نعیم احمد منیر وصیت نمبر 27197 گواہ شد نمبر2 محمد جمیل شاہد جرمنی۔

مسل نمبر 31393 میں منصور احمد جاوید ولد مہر الف دین قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ساڑھے پچاس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 35/5 دارالیمن ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-9-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 7 کنال زرعی زمین واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1800 مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد جاوید دارالیمن ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 مجید احمد سعید حال جرمنی گواہ شد نمبر2 شرافت اللہ خان جرمنی۔

مسل نمبر 31394 میں ملک عابد ربانی ولد بشارت ربانی قوم کشمیری ملک پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1400 مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک عابد ربانی جرمنی گواہ شد نمبر1 راجہ منیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر2 محمد اسلم بھٹی جرمنی۔

مسل نمبر 31395 میں شفقت ناز خان زوجہ راشد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 11 گرام مالیتی DM 240 اور حق مہر DM 15000۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شفقت ناز خان جرمنی گواہ شد نمبر1 مسعود ارشد خان جرمنی گواہ شد نمبر2 محمد خان جرمنی۔

مسل نمبر 31396 میں شیخ کلیم اللہ ولد شیخ فیض اللہ صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ مکینک عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ کلیم اللہ

"زندگی اور تُم"

حرص و ہوس کی بھیڑ میں تنہا ہے زندگی
آنکھوں میں جھانک دیکھئے دل میں چھُپے نہنگ!

کچھ تھک کے رہ گئے کئی رستہ بدل گئے
وہ لوگ جو چلے تھے کبھی میرے سنگ سنگ

محسوس کی خلش جو کبھی نوکِ خار کی!
آنکھوں میں مُسکرا دیئے گلہائے رنگ رنگ

باقی نہ کچھ بھی چھوڑے گی انسانیت کا حال!
وحشت کی اقتدار کی اور نفرتوں کی جنگ

کچھ تیری اُشک شوئی نے دکھلا دیئے وہ کام!
جو کام کر سکے نہ کبھی تیر اور تفنگ!!

سیکھے ہیں تجھ سے کتنے قرینے وفاؤں کے؟
آنے لگے ہیں زندگی کرنے کے رنگ ڈھنگ

کتنے سبق سکھائے تری بات بات نے؟
دل میں اُبھر کے رہ گئی جینے کی اک اُمنگ

بڑھنے کی اک لگن ہو کہ جینے کا ولولہ؟
ملتی ہے تیری باتوں سے ایسی کوئی ترنگ

دنیا بسنت میلہ ہے دو دن کی چاندنی
تم چاندنی کا نور امنگوں بھری پتنگ

دشت و جبل ہو کوہ و دمن آفتاب ہو
تم بحرِ بیکراں ہو جہاں آبنائے تنگ!

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد یوسف جرمنی گواہ شد نمبر 2 منور احمد بابر جرمنی۔

مسل نمبر 31397

1- Muhmammad Sinayoko S/O Alieu Sinayoko

پیشہ مشنری عمر 31 سال بیعت 1979ء ساکن گیمبیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/849 ڈلاسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muhammad Sinayoko ساکن گیمبیا گواہ شد نمبر1 Baba F Trawally ساکن گیمبیا گواہ شد نمبر2 M.M.Iqbal ساکن گیمبیا۔

بقیہ صفحہ 3

وہی ڈاکٹر مقرر کیا جاسکتا ہے جس نے امریکہ میں تعلیم حاصل کی ہو تو اس موقع پر ڈاکٹر نصیر احمد مبشر صاحب کو ہی لائبیریا میں جماعت کے ڈاکٹر کے طور پر خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہ حضرت مولانا موصوف کے اخلاص کا ثمر ہی ہے جس سے ان کی اولاد میں بھی خدمت دین حق کا سلسلہ جاری ہوگیا ہے۔

حضرت مولانا کا وجود جماعت کے لئے نہایت قیمتی سرمایہ تھا۔ آپ نے جس خلوص محنت اور دیانت داری سے جماعت کی خدمت کی اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطاء فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا موصوف بہت دعاگو انسان تھے اور آپ کی دعاؤں سے کئی مواقع پر جماعت کے بہت مشکل مسائل حل ہوئے۔

خاکساران

ممبران جماعت ہائے احمدیہ گھانا' مجلس عاملہ' مربیان کرام' ڈاکٹرز' اساتذہ کرام اور اپنی طرف سے حضرت مولانا کی وفات پر آپ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مولانا کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے نیز آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

خاکسار
عبدالوہاب بن آدم

بقیہ صفحہ 4

آپ فطرتاً سخی تھیں۔ وسیع القلب تھیں۔ لوگوں کی امداد کرنا انہیں تسکین دیتا تھا۔ ہمسایوں میں روزانہ چھاچھ (لسی) بانٹنا۔ مستحقین میں کھانا تقسیم کرنا آپ کے معمول میں تھا۔ ہمارے والد بزرگوار کا دستر خوان وسیع تھا۔ جماعتی اور ذاتی مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا تھا۔ سب مہمانوں کی رہائش

'خوراک کا خیال رکھتی تھیں۔ آپ رحم دل تھیں۔ گرمی' سردی مکان کی چھت پر پرندوں کے لئے دانہ اور پانی کا بھی ہمیشہ بندوبست رکھتی تھیں۔ صدقہ جاریہ کا کوئی موقع نہ گنواتی تھیں۔ وہ بہت دعاگو انسان تھیں۔ شرک کی باریک راہوں سے بھی دور رہتی تھیں۔ بری باتیں تو انہیں پسند تھیں ہی نہیں۔ جھوٹ اور غیبت سے بالخصوص بہت نفرت تھی۔ تسبیح 'حمد' درود کا ورد کثرت سے کرتی رہتی تھیں۔ ان کی عادت تھی کہ جہاں وہ اپنے عزیزوں' خاص لوگوں. اور کاموں کیلئے دعائیں کرتیں وہاں بلاناغہ کل بنی نوع انسانوں کی بھلائی و بہبودی کیلئے بھی دعائیں مانگتی رہتی تھیں۔

آپ نظام جماعت کی سختی سے پابند تھیں۔ امام جماعت سے پرخلوص عقیدت کی حامل تھیں۔

میں والدہ صاحبہ کے اس مختصر ذکر خیر کو ان سے وابستہ حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اظہار خیالات جنہیں میرے کانوں نے سنا کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گا۔ آپ اپنے بڑے فرزند ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ ایک بار حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی خدمت میں حاضر تھیں۔ ہم سب بیٹے آپ کے ساتھ تھے۔ دوران گفتگو والدہ صاحبہ نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ ان کی وفات کے بعد حضرت صاحب ازراہ شفقت انہیں بہشتی مقبرہ کے جس قطعہ میں ہمارے والد صاحب مدفون ہیں اسی قطعہ میں والد صاحب کے قدموں میں دفن کئے جانے کی اجازت عنایت فرماویں۔ اس وقت حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے جواباً فرمایا۔ "ایسا کرنے والا میں کون ہوتا ہوں۔ ساری عمر تو چوہدری محمد حسین صاحب نے آپ کو سر پر اٹھائے رکھا۔ میں کیوں ان کے قدموں میں آپ کو ڈالوں گا۔ بعدہٗ حضرت صاحب نے اس بات کو پورا کیا اور والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد آپ کی تدفین کے لئے اسی قطعہ میں والد صاحب کے سرہانے کی قطار میں جگہ منظور فرمائی۔

حضرت امام جماعت الرابع نے آپ کے فرزند ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات کے ذکر کے وقت لندن میں خطبہ مورخہ 22 نومبر 1996ء کے دوران ڈاکٹر صاحب کے والدین کے بارہ میں اظہار ان الفاظ میں فرمایا۔

"ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد بزرگوار چوہدری محمد حسین صاحب اور والدہ ہاجرہ بیگم صاحبہ دونوں ہی (۔۔) وجود تھے۔ بہت پاکیزہ' صاف ستھرے' خالص پاکیزہ زندگی گزارنے والے۔" پاک ہے ذات باری تعالیٰ۔

میں یہاں اکتفا کرتا ہوں۔ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری والدہ صاحبہ اور والد صاحب کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے (آمین) قارئین کرام سے درخواست ہے ازراہ کرم وہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتے رہیں۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مندرجہ ذیل دو پروگرام میں داخلہ کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ (1) MBA (2) PGD یہ دونوں شام کے پروگرام ہیں۔ میرٹ کا تعین تعلیمی ریکارڈ۔ داخلہ ٹسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر کیا جائے گا فارم وغیرہ ادارہ سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 دسمبر 97ء ہے۔

○ نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور نے ماسٹرز پروگرام (کمپیوٹر اینڈ انفارمیشن سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں کمپیوٹر سائنس میں کم از کم بیچلر ہونا لازمی ہے۔ TOEFL یا IELTS کا امتحان دیا ہونا لازمی ہے نیز GRE کا امتحان دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ فارم مندرجہ ذیل ایڈریس سے $5.00 کے عوض دستیاب ہیں

Registrar National University Of Singapore 10 KENT RIDGE CRESCENT SINGAPORE 119260

(نظارت تعلیم)

ضرورت ہے

○ جماعت احمدیہ اسلام آباد کو اپنے قبرستان کیلئے چوکیدار اور بیت الذکر کیلئے خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ ایسے صحت مند احباب جن کی عمر 40 اور 50 سال ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اپنے صدر / امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ 10- دسمبر 1997ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں بالمشافہ مل لیں۔ (ریٹائرڈ فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی) ڈیوٹی اور ماہانہ مشاہرہ ملاقات میں طے کر لیا جائے گا۔

زیارت مرکز واقفین نو

ماڈل ٹاؤن لاہور

○ مورخہ 21- نومبر بروز جمعہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم اقبال احمد عابد صاحب (مربی سلسلہ) کی قیادت میں ربوہ زیارت مرکز کیلئے پہنچا۔ اس وفد میں 16 بچے 12 خواتین اور 4 مرد شامل تھے۔ مکرم منور احمد خان (سیکرٹری وقف نو گارڈن ٹاؤن) کے علاوہ سیکرٹری وقف نو ماڈل ٹاؤن کی دو معاونات مکرمہ قدسیہ محمود سردار صاحبہ اور مکرمہ امتہ الحی اصغر صاحبہ بھی بچوں کے ہمراہ ربوہ تشریف لائیں۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ ربوہ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں آئمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ علاوہ ازیں بیت المبارک PS کے دفاتر اور کمپیوٹر سیکشن کا وزٹ بھی کیا۔ بچوں نے کمپیوٹر سیکشن میں بچوں کے متعلق کوائف محفوظ رکھنے کے انتظام سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ واقفین نو بچوں نے دفتر وکالت وقف نو کا بھی دورہ کیا۔ جہاں انہیں مختلف شعبہ جات سے متعارف کرایا گیا۔ وفد نے نمائش کی بھی سیر کی جہاں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی مساعی کی تصویری جھلکیوں میں بچوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ وفد نے الفضل کے دفتر کا بھی وزٹ کیا اور محترم نسیم سیفی صاحب (ایڈیٹر الفضل) سے ملاقات کی۔ مکرم سیفی صاحب بچوں کے ساتھ جلد ہی گھل مل گئے اور ان کی نظمیں' تلاوت اور دیگر باتیں سن کر ساتھ ساتھ ریکارڈ بھی کرتے رہے۔ اور جب بعد ازاں وہ باتیں انہیں سنائی گئیں تو بچوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ وفد نے بیت الاقصیٰ کی بھی سیر کی نیز بچوں اور خواتین نے لجنہ ہال کا وزٹ کیا اور مکرمہ رضیہ درد صاحبہ اور مکرمہ عائشہ امینہ صاحبہ (نائب صدور) سے ملاقات کی۔

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے بچوں کے علمی اور تربیتی امور کا جائزہ لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔ بچوں کا ایک علمی پروگرام MTA کیلئے بھی ریکارڈ کیا گیا۔ مورخہ 97-11-23 بروز اتوار وفد واپس روانہ ہوا۔ وفد کو دعا کے ساتھ الوداع کیا گیا۔

(وکالت وقف نو)

پتہ درکار ہے

○ موصیہ مکرمہ امتہ الجلیل صاحبہ زوجہ میجر سلیم الدین صاحب وصیت نمبر 23987 نے 1979ء میں سیکٹر F-7/4 اسلام آباد سے وصیت کی تھی۔ پھر ان کا پتہ طیب پارک ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ نزد چونگی ملتان روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور رہا۔ لیکن اب یہاں بھی موصیہ موجود نہیں۔ ان کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔

اگر انکے عزیز و اقارب میں سے کسی کو انکے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم فوری انکے موجودہ مکمل ایڈریس سے مطلع کریں۔ یا اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے BBA اور MBA پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ BBA کے لئے انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے اور MBA کے لئے بیچلرز ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 6- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ چیف جسٹس سجاد علی شاہ کو معطل نہیں کیا گیا۔ رٹ درخواستوں کے فیصلے تک انتظامی اور جوڈیشنل احکامات جاری کرنے سے روکا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ ہی ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے دس رکنی بنچ جس کی سربراہی جسٹس سعید الزمان صدیقی کر رہے ہیں چیف جسٹس (معطل) سجاد علی شاہ کی تقرری کی سماعت کے دوران جب احمد رضا قصوری ایڈووکیٹ دلائل دے رہے تھے تو جسٹس صدیقی نے کہا کہ چیف جسٹس معطل نہیں ہوئے۔ بلکہ انہیں کام سے روکا گیا ہے۔ احمد رضا قصوری نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ ہی ہیں۔ ججز کیس کا فیصلہ ان پر لاگو نہیں ہوتا۔ ادارے کے چیف جسٹس کا وجود نہ ہو تو پھر سپریم کورٹ کا وجود کیسے برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ کیا کوئی بنچ بھی رولز بنا سکتا ہے۔ پرنسپل سیٹ پر دائر کئے بغیر چیف جسٹس کے خلاف درخواست کی سماعت نہیں کی جا سکتی۔ چیف جسٹس کو سزا دی جا رہی ہے جبکہ وہ دوسروں کو انصاف دیتے تھے۔ سسٹم بچانے کے لئے جسٹس سجاد علی شاہ کو بحال کرنا ضروری ہے۔ وہ چیف جسٹس نہیں ہیں تو پھر جن ججوں سے انہوں نے حلف لیا وہ بھی غلط ہے اور ان ججوں کی تقرری بھی غیر قانونی قرار دی جا سکتی ہے۔ جسٹس سجاد کے وکیل عبد الحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ چیف جسٹس یا ججوں کو کام سے روکنے کے لئے حکم امتناعی کس قانون کے تحت ہو سکتا ہے؟ اگر جسٹس سجاد کو معطل کرنے کا حکم غیر قانونی ہے تو موجودہ دور کے عدالتی احکامات کی پوزیشن کیا ہوگی۔ پہلے کہا گیا کہ وہ معطل ہیں پھر کہا گیا انہیں کام سے روکا گیا۔ کیا چیف جسٹس کے خلاف واقعی کوئی ایسا حکم جاری کیا جا سکتا ہے؟

○ نئے صدر مملکت کا انتخاب 31 دسمبر کو ہوگا۔ ملک کے نویں صدر یکم جنوری 1998ء کو صبح دس بجے حلف اٹھائیں گے۔

○ فاروق لغاری کے استعفیٰ کے بعد قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ پاکستان کا آئندہ صدر کون ہوگا۔؟ بہت سے امیدواروں نے وزیر اعظم کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ وسیم سجاد اور گوہر ایوب کو مضبوط امیدوار سمجھا جا رہا ہے غیر ملکی نشریاتی اداروں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے وزیر اعظم نواز شریف کسی نئے بحران میں مبتلا ہونے کی بجائے قائمقام صدر وسیم سجاد کو مستقل صدر بنا دیں۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ اس بار صدر کے لئے امیدواروں کی کمی نہیں ہے۔ وسیم سجاد چار سال قبل بھی صدارت کے امیدوار تھے۔ مگر وہ سابق صدر فاروق لغاری سے ہار گئے تھے۔

○ ہائی کورٹ نے پاکستان میں بھی بھٹو خاندان کے اکاؤنٹس منجمد کر دیئے ہیں۔

○ آئی ایس پی آر نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کا سخت نوٹس لیا ہے۔ جن میں حالیہ واقعات کو غلط طور پر پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ فوج نے فاروق لغاری کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا تھا۔ ترجمان نے کہا ہے کہ آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت نے سابق صدر فاروق لغاری کو کبھی مستعفی ہونے کے لئے نہیں کہا بلکہ درخواست کی تھی کہ استعفیٰ نہ دیں۔

○ سابق صدر فاروق لغاری نے وزیر اعظم کے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "پیارے نواز شریف" بحران کا مرکزی کردار میں نہیں تھا۔ حالیہ بحران کے دوران میں نے کسی کے خلاف تلخی محسوس نہیں کی۔ تاہم ملکی و قومی مفاد کے حوالے سے ہم دونوں کے خیالات میں واضح تضاد تھا۔ اس حوالے سے میرے خیالات اور نظریات وہی ہیں جو صدارت سے استعفیٰ سے قبل تھے۔ آپ کی نیک خواہشات کے جواب میں آپ کی صحت اور بہتر مستقبل کے لئے دعا گو ہوں۔

○ جسٹس سجاد علی شاہ نے سپریم کورٹ کے دس رکنی بنچ کے سامنے پیش ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ملک کے ماہر قانون دان عبد الحفیظ پیرزادہ کو اپنا وکیل مقرر کر دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ قائمقام چیف جسٹس اجمل میاں کی تقرری کوئی آئینی حیثیت نہیں رکھتی انہوں نے کہا کہ بے نظیر حکومت بحال نہ کرنے کا فیصلہ تسلیم کرنے والے اپنے بارے میں بھی فیصلے مانتے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو آئین سے واقفیت حاصل کرنی چاہئے۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی نے سابق صدر فاروق لغاری کے خلاف مرتضیٰ کے قتل کا مقدمہ درج کرائے گی۔ صرف بے نظیر کا انتظار ہے۔ پیپلزپارٹی کی اعلیٰ قیادت ماضی میں بھی مقدمہ درج کرانا چاہتی تھی لیکن فاروق لغاری کے صدر مملکت ہونے کی وجہ سے یہ ممکن نہ تھا۔ فاروق لغاری کے خلاف اختیارات کے ناجائز استعمال۔ ملکی دولت لوٹنے میر مرتضیٰ بھٹو کے قتل کی سازش اور بے نظیر حکومت ختم کرنے کے خلاف مقدمات درج کرانے کا اصولی فیصلہ پی پی پی نے کر لیا ہے۔

○ حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی کو یقین دلایا گیا کہ اس سال بجلی کی لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی۔ فاضل بجلی برآمد کی جائے گی۔ واپڈا اہلکاروں کو بدعنوانیوں سے بچانے کے لئے نگران کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔

○ جھنگ میں دن دیہاڑے الائیڈ بینک منڈی شاہ جیونہ سے 20 لاکھ روپے ڈاکو لوٹ کر فرار ہو گئے۔ دو ڈاکو بینک کے اندر گئے۔ ایک ڈاکو موٹر سائیکل پر باہر رہا۔ رقم چھین کر تینوں فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ سوئی گیس کے مزید 300 ملازمین کو برطرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ محکمہ نے پہلے سے نکالے گئے ملازمین کو حکم امتناعی حاصل کرنے کے باوجود واپس لینے سے انکار کر دیا۔

○ بھارت نے امریکہ سے بھی تیز رفتار سپر کمپیوٹر تیار کر لیا ہے۔ کمپیوٹر کو میزائلوں کی تیاری کے علاوہ دوسرے شعبوں میں بھی استعمال کیا جائے گا پروگرام کے بانی ڈاکٹر عبد الکلام نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے ٹیکنالوجی فراہم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مگر اس کے باوجود ہم نے کامیابی حاصل کی۔

○ بارودی سرنگوں کے مسئلہ پر واشنگٹن میں امریکہ کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں نے وائٹ ہاؤس کے باہر جوتوں کا ڈھیر لگا دیا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ بین الاقوامی برادری بارودی سرنگوں پر دستخط نہ کرنے کے امریکی بہانے کو روکے۔ ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ امریکہ واحد ملک ہے جو فوج میں بچوں کی بھرتی کا حامی ہے۔

○ سلامتی کونسل نے عراق کو دو ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے 20 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت شیخ رشید نے کہا ہے کہ ملازمت کے لئے عمر کی حد 30 سال تک بڑھا دی جائے گی۔ یوبی ایل کے فارغ ملازمین کو دوبارہ موقع دیا جائے گا۔ کسی کو زبردستی گولڈن ہینڈ شیک نہیں دیا جائے گا۔

○ پلاٹینم بینک فیصل آباد سے تین کروڑ 40 لاکھ روپے لوٹنے والے دو بھائی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور رقم برآمد ہو گئی ہے۔

○ رائیونڈ میں 30 ڈاکو 40 لاکھ کا مال لے اڑے۔ ڈاکوؤں نے چاروں بھائیوں کے گھر ایک دوسرے سے آوازیں دے کر کھلوائے۔ اہل خانہ کو رسیوں سے جکڑ دیا۔ مزاحمت پر تین کو زخمی کر دیا۔ زیورات نقدی اور پرائز بانڈ سمیت سمیٹ لئے اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ عراق پر اقوام متحدہ کی پابندیوں سے 7 ہزار افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ بغداد میں اقوام متحدہ کے اہلکاروں پر غریبوں نے پتھراؤ کر دیا۔

○ بھارت ایڈز پھیلانے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ چین کے مقابلے میں بھارت میں مریضوں کی تعداد دس گناہ زیادہ ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ میں یہ تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔

○ اوٹوا کانفرنس میں 100 سے زائد ممالک نے بارودیں سرنگیں صاف کرنے کے پروگرام پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ جبکہ امریکہ۔ روس اور چین نے اس منصوبہ کو رد کر دیا ہے۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل — برکت بازار ربوہ
صبح 10 تا 2 بجے — نماز جمعہ — فون یا خط سے مشورہ کر سکتے ہیں
شام 4 تا 8 بجے — چھٹی — فون 211186

ڈائمنڈ فوم کے گدے گدیاں، سیٹ اور تکیے کمپنی ریٹ پر دستیاب ہیں
ڈیلر حسان فوم سنٹر ربوہ — ریلوے روڈ
211460

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فرج - فریزر - واشنگ مشین
ٹی وی - گیزر - پنکھے - وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ — انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7223204، 7353105

اکسیر موٹاپا 40/- | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) 25/- | دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/- | زوجام عشق 900/- | اکسیر لیکوریا کیپسول 40/- | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/- | سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659